Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۲ امان ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۲ مارچ ۱۹۷۹ء | نمبر ۶۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ مارچ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ، الحمد للہ

احباب دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے ۔ آمین

انسانی اخوّت مساوات اور بھائی چارہ ـــ یہی وہ چیزیں ہیں جو ہمارے مذہب اور تہذیب و تمدّن کی بنیاد ہیں

پاکستان کیلئے جدّوجہد ہم نے اسی لئے کی تھی کہ ہمیں ان انسانی حقوق کا برِّصغیر میں ملنا محال نظر آتا تھا

ہم میں سے ہر ایک کو پاکستانی ہی کی حیثیت سے سوچنا اور عمل کرنا چاہیئے اور ہم سب کو صرف پاکستانی ہونے پر ہی فخر کرنا چاہیئے

نئی پاکستانی قوم کے نام بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح کے اہم وصایا پر مشتمل آخری پیغامات

"پاکستان کی کہانی اور اس کے حاصل کرنے کی جدّوجہد بلند انسانی مقاصد کی کہانی ہے جو ہم مخالفتوں اور مشکلات کے باوجود زندہ رہنے پر اڑے رہے۔

انسانی اخوّت مساوات اور بھائی چارہ ـــ یہی وہ چیزیں ہیں جو ہماری تہذیب، تمدّن اور مذہب کی بنیاد ہیں اور پاکستان کے لئے جدّوجہد ہم نے اسی غرض سے کی تھی کہ ہمیں یہ خطرہ تھا کہ شاید یہ انسانی حقوق اس برِّصغیر میں حاصل نہ ہو سکیں۔

ہم نے اس بلند مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش اس لئے کی کہ صدیوں سے یہاں غیر ملکی حکمرانوں کے ساتھ ساتھ ایسے سماج کا قبضہ تھا جس کی بنیاد ذات پات اور چھوت چھات پر ہے۔ یہ قبضہ دو سو برس سے زیادہ مدت سے چلا آرہا تھا یہاں تک کہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ اس کا آخری نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلمان انفرادی طور پر انسانوں کی حیثیت سے اور اجتماعی طور پر ایک قوم کی حیثیت سے مٹ جائیں گے۔ ہم نے پاکستان کا مطالبہ کیا، اس کے لئے جدّوجہد کی اور اسے حاصل کیا تاکہ ہم جسمانی اور روحانی طور پر آزاد رہیں اور اپنے کاموں کو اپنی روایات اور قومی فطرت کے مطابق چلائیں۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے مسلمانوں نے اس طرف سے لاپروائی بھی کی بعض خوف زدہ بھی تھے کیونکہ انکی ذاتی غرضیں وابستہ تھیں اور سوچتے تھے کہ انہیں نقصان نہ اٹھانا پڑے بعضوں نے خود کو دشمنوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا اور ہماری مخالفت کی اسکے باوجود ہم نے کوشش کی اور لڑتے رہے اور خدا کے فضل اور اُسکی مدد سے ہم نے پاکستان لے لیا جس پر آج دُنیا حیرت میں ہے۔

اب آپ کی حیثیت ایک قوم کی ہے۔ آپ نے اپنا ملک بھی بنا لیا ہے اور یہ وسیع سرزمین آپ ہی کی ہے... آپ سب ہی اس کے مالک ہیں۔ کیا آپ اس کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں؟ اگر آپکی یہ خواہش ہے تو اس کے لئے ایک ضروری شرط ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم سب کے درمیان پورا اتحاد اور اتفاق ہو۔

ہم سب پاکستانی ہیں... ہم میں سے ہر ایک کو پاکستانی ہی کی حیثیت سے سوچنا محسوس کرنا اور عمل کرنا چاہیئے اور صرف پاکستانی ہونے پر ہی ہم سب کو فخر کرنا چاہیئے۔

اب میں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ امریکہ کو لے لیجئے جب امریکہ نے برطانیہ کی محکومی کا جوا اتار پھینکا اور اپنی خود اختیاری کا اعلان کیا تو وہاں کتنی قومیں آباد تھیں؟ وہاں کئی نسلوں کے لوگ مثلاً ہسپانوی، فرانسیسی، اطالوی، جرمن، انگریز، ڈچ اور انکے علاوہ اور بھی بہت سی نسلوں کے لوگ آباد تھے۔ بہرحال یہ لوگ وہاں موجود تھے اور انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا تھا... انہوں نے تھوڑی ہی مدت میں فرقہ داریت کو مٹا کر اپنے مسائل حل کر لئے۔ اس کے بعد اُن میں سے کوئی اپنے آپ کو جرمن یا فرانسیسی یا انگریز یا ہسپانوی نہیں کہتا تھا بلکہ سب کے سب خود کو امریکی کہتے تھے۔ وہ اس طرح سے گفتگو کرتے تھے ـــ "میں امریکی ہوں" ـــ یا ـــ "ہم سب امریکی ہیں"

آپ کو چاہیئے کہ آپ کے خیالات، رہن سہن اور عمل سے یہ ظاہر ہو کہ آپ پاکستانی ہیں اور پاکستان آپ ہی کا ملک ہے"

(قائدِ اعظم کی قیامِ پاکستان کے بعد کی مختلف تقریروں میں سے اخذ کردہ اصل فقرات سے مرتب شدہ کتاب بعنوان "بابائے قوم نے فرمایا" شائع کردہ محکمہ مطبوعات و فلمسازی حکومتِ پاکستان کراچی ۱۹۶۶ء صفحات ۱۵، ۱۶، ۱۹، ۲۳، ۲۴)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
۲۲؍امان ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آزادیٔ ضمیر و عقیدہ اور قائدِ اعظم

بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح کامل آزادیٔ ضمیر اور کامل آزادیٔ عقیدہ و مذہب کے (جس کی خود اسلام نے پوری پوری ضمانت دی ہے) بہت بڑے علمبردار تھے اور پاکستان کی نئی مملکت کی بنیاد اس اہم انسانی حق پر ہی استوار کرنے کے قائل تھے۔ آپ نے اس امر کا پاکستان کے قیام سے قبل بھی اور اس کے قیام کے بعد بھی ایک بار نہیں متعدد بار اعلان فرمایا کہ پاکستان میں کامل آزادیٔ ضمیر اور کامل آزادیٔ مذہب و عقیدہ کے انتہائی اہم اور بنیادی انسانی حق کا پورا پورا احترام کیا جائے گا، پاکستان کے ہر شہری کو اس کی حتمی اور یقینی ضمانت دی جائے گی اور اس کا پورا پورا تحفظ کیا جائے گا۔

یہ ایک ایسی واضح اور تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ "پاکستان تھرڈ جیورسٹس کانفرنس" میں جو ۱۸ر دسمبر سے ۲۱ر دسمبر ۱۹۷۶ء تک کراچی میں منعقد ہوئی تھی سپریم کورٹ آف پاکستان کے موجودہ جج محترم جناب جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ صاحب نے اس کا اپنے مقالہ میں بطور خاص ذکر کیا۔ آپ نے کانفرنس میں "Quaid-E-Azam's Contribution to The cause of Human Rights" کے موضوع پر مقالہ پڑھا تھا۔ آپ نے اپنے مقالہ میں پاکستان میں آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ عقیدہ کے انسانی حق کی بالادستی سے متعلق قائد اعظم کے نظریات اور مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کا حق بالعموم ایک مسلّمہ حق متصور ہوتا ہے اور حق یہ ہے کہ تمام زندہ اور ترقی پذیر معاشروں میں اس حق کو کونے کے بنیادی پتھر کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ وہ انسانی حق ہے جسے حقوق انسانی کے "یونیورسل ڈکلریشن" میں اور ۱۹۶۶ء کے دونوں عہد ناموں میں جو انسانی حقوق کے یورپین کنونشن اور امریکی کنونشن میں مرتّب ہوئے بہت اہم مقام حاصل ہے۔ قائد اعظم کو مذہب اور نسلی ہم آہنگی کی اہمیت کا پورا پورا احساس تھا اسی لئے آپ نے نئی پاکستانی قوم کی بنیاد اس اہم انسانی حق (یعنی آزادیٔ ضمیر و آزادیٔ عقیدہ کے حق) پر ہی استوار کرنے کی سعی فرمائی چنانچہ آپ کے بعض ارشادات اور اعلانات اس پر گواہ ہیں۔ بلاشبہ اس انسانی حق کے تحفظ کے لئے آپ نے جو جدّوجہد کی اور جو مساعی آپ بروئے کار لائے ان سے ایک دنیا واقف ہے۔"

{ترجمہ از انگریزی کتاب:- Proceedings of The Third Pakistan Jurists' Conference 1976 — P.196 شائع کردہ پاکستان بار کونسل ایگمرٹن روڈ لاہور}

جہاں تک آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ عقیدہ و مذہب کے بنیادی انسانی حق کے تحفظ کے ضمن میں قائدِ اعظم کی مساعی جمیلہ کا تعلق ہے وہ اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ آپ نے قیام پاکستان سے بہت پہلے "مسلم لیگ" کو جس کے آپ صدر تھے اور جس نے آپ کی ولولہ انگیز قیادت میں پاکستان حاصل کیا اس امر کا پابند کیا کہ وہ آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ عقیدہ و مذہب کے انسانی حق کا پورا پورا احترام کرے گی اور اس حق کو کسی جہت سے بھی غصب کرنے کی مرتکب نہیں ہوگی۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۴۵ء میں مسلم لیگ کے ایک بنیادی اصول اور اس کے ایک پختہ عہد کا ان الفاظ میں اعلان فرمایا:-

"مسلم لیگ اور میں نے بار بار اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ ہم غیر مسلم فرقے اور غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ انصاف اور حسن سلوک کے علمبردار ہیں۔ مسلم لیگ کیلئے جملہ مذاہب اور فرقوں کی آزادی کا بنیادی اصول ایک عہد کا درجہ رکھتا ہے اور وہ شروع ہی سے اس کی پابند ہے۔ مسلم لیگ مسلمانوں کے کسی فرقے یا غیر مسلموں اور اقلیتوں کے مذہب اور عقائد میں کبھی مداخلت نہیں کریگی۔"

{"مسٹر جناح کی بعض حالیہ تحریرات و تقاریر" (انگریزی) جلد ۲ صفحہ ۳۰۶
مولفہ جمیل الدین احمد شائع کردہ شیخ محمد اشرف کشمیری بازار لاہور ۱۹۴۷ء}

قائدِ اعظم کو آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ عقیدہ و مذہب کے انسانی حق سے متعلق اس بنیادی اصول اور پختہ عہد کا اس درجہ پاس تھا کہ آپ نے قیامِ پاکستان کے بعد اولین فرصت میں اس بنیادی اصول اور پختہ عہد کو حکومتِ پاکستان کی طرف سے پوری قوت کے ساتھ دہرا کر پاکستان میں بننے والی ہر حکومت کو اس امر کا پابند کر دیا کہ وہ اس بنیادی اصول اور پختہ عہد سے سرمو انحراف نہ کرے اور اس پر ہمیشہ عمل پیرا رہے۔ چنانچہ آپ نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے ۱۱؍اگست ۱۹۴۷ء کو جو پہلا اور تاریخی خطاب فرمایا اس میں آپ نے مجلسِ دستور ساز کے اراکین کو جن میں مختلف فرقوں اور مذاہب کے لوگ شامل تھے مخاطب کر کے فرمایا:-

"آپ آزاد ہیں اپنے مندروں، مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے۔ آپ کو پاکستان میں پوری آزادی ہے۔ خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا عقیدہ سے ہو اس کا کاروبارِ مملکت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اس بنیادی اصول سے آغاز کر رہے ہیں کہ ہم ایک ہی مملکت کے شہری ہیں جن کی حیثیت مساوی ہے.......

ہمیں اس بات کو ایک نصب العین کے طور پر اپنے سامنے رکھنا چاہیئے تب آپ محسوس کریں گے کہ جوں جوں وقت گزرتا جائے گا نہ ہندو، ہندو رہے گا، نہ مسلمان مسلمان رہے گا، مذہبی حیثیت سے نہیں کیونکہ یہ تو ذاتی عقیدے کی بات ہے بلکہ سیاسی حیثیت سے کیونکہ ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہیں۔"

{"نقش دوام — قائد اعظم کے ارشادات" صفحہ ۲۸
شائع کردہ:- ادارہ مطبوعات پاکستان، کراچی}

اس موضوع سے متعلق قائدِ اعظم کے بہت سے ارشادات میں سے ان دو ارشادات سے ہی محترم جناب جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ صاحب کے اس ارشاد کی پوری پوری تصدیق ہو جاتی ہے کہ قائدِ اعظم نے نئی پاکستانی قوم کی بنیاد آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کے حق پر استوار کرنے کی بھرپور سعی فرمائی اور یہ کہ آپ کے بعض ارشادات اور اعلانات اس پر گواہ ہیں اور یہ کہ آپ نے اس انسانی حق کے تحفظ کے لئے جو جدّوجہد کی اور آپ اس ضمن میں جو مساعی بروئے کار لائے ان سے سب اچھی طرح واقف ہیں۔ (باقی صفحہ پر)

استحکامِ پاکستان کے لئے دُعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ر فروری ۱۹۶۹ء کے خطبہ جمعہ میں استحکامِ پاکستان کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہم جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے خدا سے ایک نئی زندگی پائی اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے بنی نوع انسان اور خدا کی دوسری مخلوق کی خدمت کا بیڑا اٹھایا، ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم جو سیاسی جماعت نہیں، سیاسی طور پر تو ہم اپنے ملک کی خدمت نہیں کر سکتے لیکن روحانی جماعت ہونے کی حیثیت سے روحانی طور پر اپنے بھائیوں کی خدمت کر سکتے ہیں اور ہمیں کرنی چاہیئے اور وہ خدمت دعا کے ذریعہ ہے۔ میں ان دنوں خاص طور پر جماعت سے خواہش رکھتا ہوں اور اس کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر فتنہ اور شر سے محفوظ رکھے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرض عائد کیا ہے کہ ہم اس کی محبت میں فنا ہو کر اس کی مخلوق کی خدمت میں لگے رہیں اور ہمارے نزدیک خدا کی مخلوق کی جو بہترین خدمت کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ان کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔"

(الفضل ۱۸؍فروری ۱۹۶۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیامِ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی ناقابلِ فراموش خدمات

متعدد ناقابلِ تردید اور فیصلہ کن دستاویزی شہادتوں کی روشنی میں

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

۲۳ مارچ کی تاریخ کا تحریک پاکستان اور تحریک احمدیت دونوں سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قرارداد پاکستان پاس کی گئی۔ اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ جس کے قیام کا مقصد وحید حضرت بانی جماعت احمدیہ کے مبارک الفاظ میں یہ ہے کہ

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء صفحہ ۳)

اسلام اور مسلمانانِ عالم کی اس خادم اور عالمگیر جماعت نے بتوفیق تعالیٰ تحریک پاکستان کے لئے جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ ہی زریں حروف سے لکھی جائیں گی جن کا ہلکا سا خاکہ چودہ نہایت اہم اور ناقابلِ تردید شہادتوں کی صورت میں ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ شہادتیں بانیٔ پاکستان قائداعظم اور مسلمانانِ برصغیر کی ممتاز مذہبی سیاسی اور سماجی شخصیتوں کے علاوہ غیر مسلم صحافیوں کی تحریرات پر بھی مشتمل ہیں۔

اور بنیادی غرض و غایت اس مجموعہ شہادات کی یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی نئی نسل کو پورے زور اور قوت سے یہ احساس دلایا جائے کہ جس مقدس پودے کو ان کے بزرگوں نے اپنے خون سے لگایا ہے اس کو تناور درخت بنانے کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے۔ یہاں تک کہ وقت آجائے جبکہ

"اسیروں کے رستگار" سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ تخیل نقشۂ عالم پر حقیقت بن کر ابھر آئے کہ:

"ہم نے اسلام کو اس کی پرانی شوکت پر قائم کرنا ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے۔ ہم نے عدل اور انصاف کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اور ہم نے عدل و انصاف پر مبنی پاکستان کو اسلامک یونین کی پہلی سیڑھی بنانا ہے۔ یہی اسلامستان ہے جو دنیا میں حقیقی امن قائم کرے گا اور ہر ایک کو اس کا حق دلائے گا۔ جہاں روس اور امریکہ فیل ہوا صرف مکہ اور مدینہ ہی انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔"

(روزنامہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء صفحہ ۷، ۸)

قائداعظم کی شہادت

۱۔ "جماعت احمدیہ مسلم لیگ کی حمایت کرے گی۔"

امام جماعت احمدیہ کی ہدایت

کوئٹہ ۷ اکتوبر۔ قائداعظم محمد علی جناح نے درج ذیل خط و کتابت پریس کو بھجوائی ہے۔

ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان کا خط جناح (قائداعظم) کے نام

جناب عالی!

محمد سرور دانی (MOHAMMAD SARWAR DANI) ساکن مالگزار پردہ (MALGUZAR PURDA) ضلع رائے پور کا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں ایک خط اور (حضور) کی طرف سے اس کا جواب آپ محترم کے ملاحظہ کے لئے ملفوف ہے۔

آپ کا مخلص

محمد سرور دانی کے متذکرہ بالا خط کا متن

"ہمیں ایک معاملہ میں حضور کی راہ نمائی کی ضرورت ہے۔ اس قصبہ میں ہم چند ایک احمدی رہتے ہیں۔ موجودہ انتخابی مہم میں مسلم لیگ اور کانگریس دونوں نے ہم سے رابطہ قائم کیا ہے کہ ہم چندوں کے ذریعہ اور (دیگر ذرائع سے) ان کی پارٹی اور ان کے امیدواروں کی امداد و حمایت کریں۔ ازراہ نوازش ہماری راہ نمائی فرمائیں۔ کہ ہمیں کس پارٹی کی حمایت کرنی چاہیئے۔"

امام جماعت احمدیہ کی طرف سے جواب

"آپ کو موجودہ انتخابات میں مسلم لیگ کی حمایت کرنی چاہیئے۔ جس طرح بھی ممکن ہو مسلم لیگ سے تعاون کریں اور مسلم لیگ کی ہر ممکن مدد کریں۔ مسلمانوں کو موجودہ بحران میں ایک متحدہ محاذ کی شدید ضرورت ہے۔ اگر ان کے اختلافات موجود رہے تو صدیوں تک ان کے برے اثرات کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔" (ترجمہ)

(ڈان ۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے ہند کی شہادت

۲۔ "دو قوم (ٹو نیشن) کا نظریہ جو مطالبہ پاکستان کی بنیاد ہے اسلام کو سوسائٹی کے مذہب کی حیثیت دیکر یا بالفاظ دیگر اسلام کو قوم کا مرادف قرار دے کر ایک عظیم الشان خطرہ یہ پیدا کر دیتا ہے کہ اس صورت میں مسلمان۔ جرمن فرنچ انگریز وغیرہ کی طرح ایک علاقہ میں رہنے والے کا نام ہو جائے گا۔ یعنی جس طرح جرمن وہ ہے جو سرزمین جرمنی میں رہے۔ فرنچ وہ ہے جو فرانس میں رہے۔ اسی طرح مسلمان وہ ہے جو پاکستان میں رہے۔

اسلام کو ایک اخلاقی۔ تہذیبی اور روحانی پروگرام کی حقیقت سے اتار کر فقط جغرافیائی حدود میں محدود کر دینے سے جو مذہبی۔ تہذیبی اور تبلیغی نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں وہ مزید توضیح کے محتاج نہیں۔ جس طرح ایک جرمن جرمن ہے۔ خواہ عمل کچھ رکھتا ہو۔ کیونکہ وہ جرمن نیشن سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک برہمن برہمن ہے۔ کیونکہ وہ برہمن قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ عمل اور عقیدہ خواہ کچھ ہو۔ اسی طرح ایک مسلمان مسلمان ہوگا خواہ اس کا عقیدہ اور عمل کچھ ہو۔ کیونکہ وہ اسلام نیشن سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جس طرح ایک برطانوی کو جرمن بننے کی دعوت دینا ایک سیاسی چیز ہے۔ مذہب سے اس کا تعلق نہیں۔ اسی طرح ایک ہندو۔ عیسائی یا سکھ کو اسلام کی دعوت دینے کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ اس نیشن کا جزو بن جائے جس کا مرکز پاکستان ہے۔

آج مسٹر جناح بیرسٹر کے بجائے مفتی کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور سر ظفر اللہ قادیانی۔ راجہ محمود آباد شیعہ کو جو پاکستان کے حامی ہیں مسلمان دیانتدار قرار دیتے ہیں۔ اور مولانا حسین احمد صاحب مفتی کفایت اللہ جیسے علمائے ملت کو بددیانت بے ایمان کہہ دیتے ہیں۔ اور لیگی نوجوان مسٹر جناح کے فتوے پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ مولانا حسین احمد صاحب مولانا آزاد صاحب مدظلہ کے ساتھ اس سے بھی برا سلوک کرتے ہیں۔ جو ایک کافر مرتد کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ غور کرو اس کے دور رس نتائج کیا ہوں گے۔ آخر ان بزرگوں کی (معاذ اللہ) بے ایمانی اور بے دینی اس کے سوا کیا ہے کہ یہ حضرات پاکستان کے حامی نہیں ہیں۔

کس قدر حیرت کی بات ہے کہ ایک طرف تو یہ خود راضی کہ متحدہ قومیت کا لفظ بھی صدر جمعیت علماء کی زبان پر کیوں آیا دوسری جانب یہ لیتی کہ اسلام کو جغرافیائی حدود میں محدود کر دیا جائے

بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بوالعجبی است

(تحریک پاکستان پر ایک نظر از حضرت علامہ الحاج مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی ناظم اعلیٰ مرکزیہ جمعیت علماء ہند صفحہ ۳۹ و ۴۰)

مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی کی شہادت

۳۔ ممتاز مسلم لیگی عالم جناب مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی نے روزنامہ "نوائے وقت" میں ایک اعلان شائع کیا تھا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کے لئے سفینۂ نجات ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ مسلم لیگ کو ووٹ دیں۔ اس پر امرتسر کے ایک نیشنلسٹ عالم مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی نے جناب مولوی شبیر احمد صاحب کی خدمت میں لکھا کہ

"آپ کو معلوم ہوگا ...... لیگ کے ممبر ہیں اور ان کی دونوں پارٹیاں (قادیانی اور لاہوری) الیکشن میں لیگ کو کامیاب بنانے کے لئے سرتوڑ کوشش اور انتہائی جدوجہد کر رہی ہیں۔ بلکہ مرزا محمود قادیانی نے اعلان کر دیا ہے کہ مسلم لیگ کی کامیابی احمدیت کی کامیابی ہے۔ ان کے علاوہ آج لیگ کی سیاست پر وہ شیعہ لیڈر چھائے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے تبرائی تحریک میں تبرائیوں کو ہر طرح امداد دی جس جماعت کی تشکیل اس قسم کے بے دینوں اور مرتدوں سے عمل میں لائی گئی ہو۔ اور جو جماعت کمیونسٹوں اور مرزائیوں کو "مسلمان" ہونے کا سرٹیفکیٹ دیتی ہو۔ اس جماعت کو "سفینۂ نجات" قرار دینا آپ کی ذات گرامی سے بعید معلوم ہوتا ہے۔"

(انوار عثمانی (مکتوبات شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی) مرتبہ پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب انور شیرکوٹی ناشر مکتبہ اسلامیہ مسافر خانہ بندر روڈ کراچی نمبر ۱ صفحہ ۱۴۲)

مجلس احرار اسلام کی شہادت

۴۔ "مرزا محمود خلیفہ قادیان نے اکتوبر کے مہینہ میں ایک اہم اعلان کیا جو اس کے اخبار میں چھپا جس کا عنوان تھا۔

آئندہ الیکشنوں میں جماعت احمدیہ کی پالیسی (رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین مرزا محمود قادیانی) پنجاب کے سوا تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مسلم لیگ کی انتخابات میں مدد کرنی چاہیئے جس قدر ووٹ احمدیوں کے ہیں وہ اپنے حلقے کے مسلم لیگی امیدواروں کو دیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ احمدی جماعت کے تمام افراد۔ کیا مرد اور کیا عورتیں، مرد مردوں تک پہنچ کر اور عورتیں عورتوں کے پاس جا کر ان کے خیالات درست کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس امر کو اس قدر اہم سمجھیں کہ تمام جگہوں پر مسلم لیگ کے کارکنوں کو یہ محسوس ہو جائے کہ گویا احمدی یہ سمجھ رہے ہیں کہ مسلم لیگ کا امیدوار کھڑا نہیں ہوا کوئی احمدی امیدوار کھڑا ہوا ہے۔ اور اس کام میں مقامی مسلم لیگ کے ساتھ پوری طرح تعاون کریں۔ اور جائز ہوگا کہ وہ اس کے ممبر بن جائیں۔

خاکسار مرزا محمود احمد ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء

(الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

یہ مقالہ کسی تشریح کا محتاج نہیں اس کے بعد مسٹر جناح نے کوئٹہ میں تقریر کی اور مرزا محمود کی پالیسی (متعلق انتخابات ۱۹۴۵ء/۱۹۴۶ء ناقل) کو سراہا۔ اس کے بعد جب سنٹرل اسمبلی کے الیکشن شروع ہوئے تو تمام مرزائیوں نے مسلم لیگ کو ووٹ دیئے، یہاں تک کہ جب مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر "زمیندار" لاہور جو کسی زمانہ میں مرزائیوں کے شدید ترین دشمن تھے ان کا مسٹر گابا کا مقابلہ ہوا تو دفتر ضلع لیگ گورداسپور نے مرزا محمود احمد قادیانی کو ایک چٹھی لکھی جو کہ نقل مطابق اصل درج کی جاتی ہے۔ جس میں مرزا محمود کو صاف طور پر مسلمان تسلیم کیا گیا (ھو ھذا)

دفتر ضلع لیگ گورداسپور

بخدمت جناب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

محترمی و مکرمی! السلام علیکم

مسلم لیگ اور مسلمانان ہند کا مطالبہ یہ ہے کہ ہندوستان کو دو حصوں میں بانٹ دیا جائے۔ جہاں مسلمان زیادہ ہیں وہ خود مختار حکومت پاکستان قائم کریں اور اپنے علاقہ میں آزاد ہو جائیں۔ یہ تجویز انگریز اور ہندو کو پسند نہیں.... مگر چونکہ اس صورت میں ہندو اور مسلمان اپنی جگہ مضبوط ہو جائیں گے۔ ان میں باہمی تنازعہ نہ ہونے کے باعث انگریز شہنشاہیت کے مذہبی اصول "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" پر عمل کرنے سے قاصر ہوگا۔ ہندو اس لئے مخالف ہیں کہ وہ مسلمانوں کو دائمی طور پر مغلوب اور محکوم بنانے کے مرغوب نصب العین کے حصول سے ناکام رہے گا۔ گویا قیام پاکستان میں انگریزی حکومت اور ہندو اپنی اپنی تمنا کا خون دیکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جواہر لال نہرو نے کھلا چیلنج دے دیا ہے کہ مسلم لیگ کو کچل کر رکھ دیں گے۔ اس خطرناک اعلان جنگ میں احرار، خاکسار، یونینسٹ اور نام نہاد مسلمانوں نے ہندوؤں کی بظاہر امداد کا عزم کر لیا ہے۔ یہ سب جماعتیں پاکستان اور ترقی اسلام کی راہ میں کانٹے ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے دامن بچا کر آگے بڑھنا ہے۔ موجودہ انتخابات میں مسلم لیگی نمائندے اگر کامیاب ہو گئے تو قیام پاکستان اور آزادیٔ اسلام کو نہ انگریز اور نہ ہندو روک سکیں گے اور اگر ہم اپنی غفلت سے خدانخواستہ ناکام رہے تو ہماری سیاسی موت لازمی ہے۔ گویا موجودہ انتخابات مسلمانوں کی آئندہ باوقار زندگی یا ذلیل موت کا سوال ہے۔ ہر مسلمان کو ذاتی منفعت اور برادری کی کشمکش سے بلند ہو کر ملت کی بہتری کے لئے سب کچھ قربان کر دینا چاہیئے۔

مرکزی اسمبلی دہلی کے لئے حضرت مولانا ظفر علی خان مالک اخبار "زمیندار" لاہور ہمارے خادم اسلام مسلم لیگ کے امیدوار ہیں۔ آپ ووٹر ہیں۔ آپ کا ووٹ قوم کی امانت ہے۔ قوم آپ سے ووٹ کی بھیک مانگتی ہے۔ بروز ہفتہ بتاریخ ۲۳/۱۲/۴۵ بمقام بنگلہ ڈسٹرکٹ بورڈ بٹالہ ووٹ پڑیں گے۔ براہ نوازش آپ معہ دیگر ووٹران تشریف لاکر مولانا کے حق میں ووٹ دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

عبدالعزیز ملک ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ ضلع گورداسپور

شائع شدہ اخبار "سیرت" باغبانپورہ لاہور ۲ جنوری ۱۹۴۶ء

اس چٹھی پر تمام مرزائی بٹالہ گئے۔ بٹالہ کے مسلم لیگی کارکنوں نے ان سے معانقے کئے۔ ووٹ مولانا ظفر علی خان کے حق میں گذارے گئے۔ دیگر بعض مسلم لیگ کے لیڈر لاہور سے بذریعہ کار تشریف لاکر اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھتے رہے۔"

(مسلم لیگ اور مرزائیوں کی آنکھ مچولی پر مختصر تبصرہ شائع کردہ مجلس احرار اسلام قادیان ۱۹۴۶ء صفحہ ۱۸-۱۹)

مولانا میر محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اہل حدیث عالم کی شہادت

۵۔ "احمدیوں کا اس اسلامی جھنڈے کے نیچے آجانا اس بات کی دلیل ہے کہ واقعی مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ وجہ یہ کہ احمدی لوگ کانگریس میں تو شامل ہو نہیں سکتے کیونکہ وہ خالص مسلمانوں کی جماعت نہیں ہے اور نہ احرار میں شامل ہو سکتے ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ صرف اپنی احراری جماعت کے لئے لڑتے ہیں جن کی امداد پر کانگریسی جماعت ہے۔ اور حدیث اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ کی تفصیل میں خود رسول مقبول نے عامہ مسلمین کی خیر خواہی کو شمار کیا ہے۔ (صحیح مسلم)

ہاں اس وقت مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو خالص مسلمانوں کی ہے اس میں مسلمانوں کے سب فرقے شامل ہیں۔ پس احمدی صاحبان بھی اپنے آپ کو ایک اسلامی فرقہ جانتے ہوئے اس میں شامل ہو گئے جس طرح کہ اہلحدیث اور حنفی اور شیعہ وغیرہ شامل ہوئے اور اس امر کا اقرار کہ احمدی لوگ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہیں مولانا ابو الکلام صاحب کو بھی ہے۔ ان سے پوچھیئے اگر وہ انکار کریں گے تو ہم ان کی تحریریں ان کو دکھا دیں گے۔"

(پیغام ہدایت در تائید پاکستان و مسلم لیگ صفحہ ۱۱۲ و ۱۱۳ مرتبہ مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی مطبوعہ ثنائی پریس امرتسر)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی شہادت

۶۔ "پاکستان کے مفہوم پر جو اعتراضات مجھے پہنچے ہیں میں ان کو صحیح نہیں سمجھتا۔ مثلاً یہ کہا گیا کہ اس کے بانی رافضی ہیں بدعتی ہیں اور مرزائی بھی شریک ہیں وغیرہ وغیرہ۔ میرے خیال میں یہ اعتراضات سیاسی اصول سے بالاتر ہیں۔ سیاسیات میں قوم کو بحیثیت نوع کے دیکھا جاتا ہے۔ اعتقاد کا لحاظ نہیں ہوتا۔"

(پیغام ہدایت در تائید پاکستان و مسلم لیگ صفحہ ۱۷۰)

مولانا رئیس احمد صاحب جعفری مؤرخ پاکستان کی شہادت

۷۔ اب ایک اور دوسرے مسئلے سے فرقہ، اصحاب قادیان کا مسلک اور رویہ پاکستان کے بارے میں پیش کیا جاتا ہے۔ حقائق ذیل سے اندازہ ہو جائے گا کہ اصحاب قادیان کی دونوں جماعتیں یعنی احمدیہ اور قادیانی مسلم لیگ کی مرکزیت پاکستان کی افادیت اور مسٹر جناح کی سیاسی قیادت کی معترف اور مداح ہیں۔

جماعت احمدیہ (لاہور) کے امیر جناب مولانا محمد علی صاحب (جن کا مشہور انگریزی ترجمۂ قرآن عالمگیر شہرت کا حامل ہے۔) نے ۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو متعدد اردو روزناموں کو حسب ذیل تار ارسال فرمایا:۔

"آئندہ انتخابات میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے تمام اصحاب مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ دیں اور ان کی ہر ممکن مدد کریں کیونکہ موجودہ وقت بہت نازک ہے اور اگر مسلم لیگ کو شکست ہوئی تو مدتوں کے لئے مسلمانوں کی قسمت تاریک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جائے گی۔"

مرزا محمود احمد صاحب کا بیان

قادیانی گروہ کے "امام جماعت" مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو ایک طویل بیان اس سلسلہ میں شائع فرمایا جس کے جستہ جستہ حصے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

"کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کے مفاد کا دیانت داری سے خیال رکھنا یا ایسا کرنے کا دعوے دار ہونا اسے اس کی نیابت کا حق نہیں دے دیتا۔ کیا کوئی وکیل کسی عدالت میں اس دعوے کے ساتھ پیش ہو سکتا ہے کہ میں مدعی یا مدعا علیہ کے وکیل سے زیادہ سمجھدار ہوں اور دیانتداری سے اس کے حقوق کو پیش کر سکوں گا۔ کیا کوئی عدالت اس وکیل کے ایسے دعوے کو باوجود سچا سمجھنے کے قبول کر سکے گی؟ اور کیا اس قسم کی اجازت کی موجودگی میں ڈیموکریسی ڈیموکریسی کہلا سکتی ہے۔"؟

آگے چل کر موصوف فرماتے ہیں:۔

"کانگرس کے اس اعلان نے کہ اب وہ مسلم لیگ سے بات نہیں کرے گی بلکہ مسلمان افراد سے خطاب کرے گی میرے جذبات کو بالکل بدل دیا اور میں نے محسوس کیا کہ جو لوگ دروازہ سے داخل ہونے میں ناکام رہے ہیں اب وہ سرنگ لگا کر داخل ہونا چاہتے ہیں، اور اس کے معنے مسلم لیگ کی تباہی کے نہیں بلکہ مسلم کیریکٹر اور مسلم قوم کی تباہی ہے۔ پس اسی وقت سے میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ جب تک یہ صورت حالات نہ بدلے ہم مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے۔"

جناب موصوف اپنی جماعت کے اصحاب کو ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آئندہ انتخابات میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہیئے۔ تاکہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلا خوف تردید کانگریس سے یہ کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی۔۔ اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی، اور ایسا سیاسی و اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ بیس چالیس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا۔ اور میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کو تیار ہو۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔

یونینسٹوں کے بارے میں جناب مرزا صاحب نے فرمایا:۔

"جب تک یونینسٹ پارٹی اپنی پالیسی کی ایسی وضاحت نہیں دیتی۔ جس سے اس کا مسلم لیگ کی مرکزی پالیسی سے پورا تعاون اور تائید ثابت ہو اور جس کے بعد شملہ کانفرنس والے حالات کا اعادہ نہ ممکن ہو جائے میں سمجھتا ہوں کہ کسی احمدی کو یونینسٹ ٹکٹ پر کھڑا نہیں ہونا چاہیئے۔"

مسلم قوم کی مرکزیت، پاکستان یعنی ایک آزاد اسلامی حکومت کے قیام کی تائید مسلمانوں کے یاس انگیز مستقبل پر تشویش، عامۃ المسلمین کی صلاح و فلاح نجاح و مرام کی "کامیابی، تفریق بین المسلمین کے خلاف برہمی اور غصہ کا اظہار کون کر رہا ہے۔؟ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور جماعت حزب اللہ کا داعی اور امام الہند؟ نہیں پھر کیا، جانشین شیخ الہند اور دیوبند کا شیخ الحدیث؟ وہ بھی نہیں پھر کون؟ وہ لوگ جن کے خلاف "کفر" کے فتوؤں کا پشتارہ موجود ہے۔ جن کی نامسلمانی کا چرچا گھر گھر ہے۔ جن کا ایمان جن کا عقیدہ مشکوک، مشتبہ اور محل نظر ہے۔ کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے ؎

کاش اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے

("قائد اعظم اور ان کا عہد" از رئیس احمد جعفری (ندوی) ناشر مقبول اکیڈمی۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور ص ۴۳۱ و ۴۳۲)

۸۔ مولانا رئیس احمد صاحب جعفری مرحوم جماعت احمدیہ کے ایک مایہ ناز فرزند ڈاکٹر ہارون الرشید (ابن حضرت شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور" قادیان) کی دردناک شہادت اور ان کی اہلیہ محترمہ کے خونچکاں اور لرزہ خیز واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"یوپی میں گڑھ مکتیشر ایک چھوٹی سی بستی میرٹھ کے قریب ہے جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ ہر سال اشنان کے موقعہ پر بالعموم اور کمبھ کے میلہ پر بالخصوص یہاں لاکھوں یاتریوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ اس میلہ میں دلی، میرٹھ وغیرہ کے مسلمان تاجر سامان تجارت لے کر پہنچتے ہیں اور خود گڑھ مکتیشر کے مسلمان بھی اس میں شریک ہوتے ہیں۔ اس سال بھی یہی ہوا۔

نومبر ۱۹۴۶ء میں یہ میلہ ہوا اور لاکھوں کا ہجوم دفعۃً چند سو مسلمانوں پر وحشی درندوں کی طرح ٹوٹ پڑا۔

اس فساد کی خصوصیت یہی بھی تھی کہ اس میں مرد ہی نہیں مارے گئے عورتیں بھی ماری گئیں۔ ان کی آبروریزی کی گئی انہیں اغوا کیا گیا۔ انہیں فروخت کر دیا گیا۔

ڈاکٹر ہارون الرشید جو محکمہ صحت کے انچارج تھے۔ بیدردی سے قتل کر دیئے گئے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کے کپڑے اتار دیئے گئے۔ اور مجمع میں سے کسی ایک شخص کو بہ حیثیت شوہر منتخب کرنے کا حکم دیا گیا۔ انہوں نے انکار کیا۔ تو انہیں مارتے مارتے ادھ موا کر دیا گیا۔ یہ واقعہ دریا کے کنارے پیش آیا تھا۔ ان کی سمجھ میں کچھ اور نہ آیا وہ دریا میں کود پڑیں اور نیم بے ہوشی حالت میں بہت دور جا نکلیں ایک آدمی نے انہیں دیکھ لیا وہ ان کی بہتی ہوئی لاش کو گھسیٹتا ہوا کنارے لایا۔ کچھ رمق زندگی کی باقی تھی علاج معالجہ سے اچھی ہو گئیں۔ اب اپنے وطن لاہور میں ہیں۔

گڑھ مکتیشر کے شہیدوں کی بے گور و کفن لاشیں کئی دن تک شارع عام پر پڑی سڑتی رہیں۔ کوئی ان کی نماز پڑھنے والا انہیں دفن کرنے والا بھی نہ تھا۔ آہ! ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

("قائد اعظم اور ان کا عہد" از رئیس احمد جعفری۔ ناشر مقبول اکیڈمی۔ شاہ عالم گیٹ لاہور ص ۳۵۵، ۳۵۶)

جناب حمید نظامی صاحب مدیر "نوائے وقت" کی شہادت

۹۔ باؤنڈری کمیشن کے اختتام پر جناب حمید نظامی نے اپنی اخبار "نوائے وقت" لاہور کی یکم اگست ۱۹۴۷ء کی اشاعت میں چوہدری صاحب کی اس فقید المثال خدمت کو سراہتے ہوئے لکھا:

"حد بندی کمیشن کا اجلاس ہوا بعض کی پابندیوں کی وجہ سے ہم نہ اجلاس کی کارروائی چھاپ سکے نہ اب اس پر تبصرہ ہی ممکن ہے۔ کمیشن کا اجلاس دس دن جاری رہا۔ ساڑھے چار دن مسلمانوں کی طرف سے بحث کے لئے مخصوص تھے مسلمانوں کے وقت میں سے ہی ان کے دوسرے حامیوں کو بھی وقت دیا گیا۔ اس حساب سے کوئی چار دن سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت مدلل، نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی۔ کامیابی بخشنا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مگر جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کا کیس پیش کیا۔ اس سے مسلمانوں کو اتنا اطمینان ضرور ہو گیا کہ ان کی طرف سے حق و انصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طریقہ سے ارباب اختیار تک پہنچا دی گئی ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو کیس کی تیاری کے لئے بہت کم وقت ملا۔ مگر اپنے خلوص اور قابلیت کے باعث انہوں نے اپنا فرض بڑی خوبی کے ساتھ ادا کیا۔ ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکرگزار ہوں گے۔"

۱۰۔ اخبار "نوائے وقت" لاہور نے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کی اشاعت میں حسب ذیل نوٹ بھی لکھا:۔

"جب قائد اعظم نے یہ چاہا کہ آپ پنجاب باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلمانوں کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوں تو ظفر اللہ خان نے فوراً یہ خدمت سرانجام دینے کی حامی بھری ...... اور اسے ایسی قابلیت سے سرانجام دیا کہ قائد اعظم نے خوش ہو کر آپ کو یو۔ این۔ او میں پاکستانی وفد کا قائد مقرر کر دیا۔ جس طرح آپ نے ملت کی وکالت کا حق ادا کیا تھا اس سے آپ کا نام پاکستان کے قابل احترام خادموں میں شامل ہو چکا تھا۔ آپ نے ملک و ملت کی شاندار خدمات سرانجام دیں تو قائد اعظم انہیں حکومت پاکستان کے اس عہدے پر فائز کرنے پر تیار ہو گئے جو باعتبار منصب وزیر اعظم کے بعد سب سے اہم اور وقیع عہدہ شمار ہوتا ہے۔"

جسٹس محمد منیر صاحب کی شہادت

۱۱۔ جسٹس محمد منیر صاحب نے جو ریڈ کلف ایوارڈ میں مسلمانوں کی طرف سے ممتاز رکن تھے اپنی عدالتی رپورٹ میں لکھا:

"عدالت ہذا کا صدر جو اس (باؤنڈری) کمیشن کا ممبر تھا اس بہادرانہ جدوجہد پر تشکر و امتنان کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ جو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے گورداسپور کے معاملہ میں کی تھی۔ یہ حقیقت باؤنڈری کمیشن کے کاغذات میں ظاہر و باہر ہے۔ اور جس شخص کو اس مسئلہ سے دلچسپی ہو وہ شوق سے اس ریکارڈ کا معائنہ کر سکتا ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں۔ ان کے باوجود بعض جماعتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے عدالتی تحقیقات میں ان کا ذکر جس انداز میں کیا ہے وہ قابلِ شرم ناشکرے پن کا ثبوت ہے۔"

(رپورٹ عدالتی تحقیقات ۱۹۵۳ء صفحہ ۲۰۹)

گورمکھی اخبار "گرج" دہلی کی شہادت

۱۲۔ سکھوں کے ہفت روزہ گورمکھی اخبار "گرج" نے آزادی ایڈیشن میں لکھا۔

"مجھے خوب یاد ہے کہ سردار ہرنام سنگھ سکھوں کا کیس کمیشن کے سامنے پیش کر رہے تھے تو وہ ہاتھا دوں یا روں، بلڈنگوں کو ہی گنا تے رہے۔ لیکن جب سر ظفر اللہ خان کی باری آئی تو انہوں نے ایک فقرے میں بات ختم کر دی کہ میرا قابل دوست سروں کے بدلے میں اینٹوں کی گنتی کرتا رہا ہے

COUNTING BRICKS AGAINST HEAD.

اور یہاں آج سروں سے فیصلے ہوں گے۔ ان کی بات درست تھی۔ قوم پتھروں کے ساتھ ہی ٹکرا رہی تھی۔ سکھ لیڈر قوم کی کشتی میں اتنے پتھر ڈال چکے تھے کہ اس کا ہندو پاک سمندر سے تیر آنا مشکل سی بات تھی۔"

(ہفت روزہ "گرج" دہلی آزادی ایڈیشن)

اخبار "ہندو" جالندھر کی شہادت

۱۳۔ اخبار "ہندو" جالندھر نے اپنی ۲۷ ستمبر ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں لکھا۔

"۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے پہلے کی سنیئے۔ سر محمد ظفر اللہ خان اور جماعت احمدیہ کے سرکاری اور غیر سرکاری ارکان یہ پسند کرتے تھے اور ہر ممکن کوشش کر رہے تھے کہ ضلع گورداسپور بھی پاکستان میں آسکے۔ وہ تو قادیان کو پاکستان میں لانا چاہتے تھے۔ انہیں تو اپنا سنٹر قادیان چھوڑنا پڑتا تھا چنانچہ اعلان آزادی سے تین دن پہلے تو عارضی طور پر ضلع گورداسپور بھی پاکستان میں آچکا تھا۔ ان تین دنوں میں قادیان کو خوب سجایا گیا۔ اور خوشیاں منائی گئیں۔"

(بحوالہ الفضل ۲ اخاء/اکتوبر ۱۳۳۱ ہش ۱۹۵۲ء صفحہ ۲)

اخبار "شیر پنجاب" دہلی کی شہادت

۱۴۔ اخبار "شیر پنجاب" دہلی نے آج سے ربع صدی پیشتر لکھا۔

"احمدی سکھوں کے مصائب کا ذمہ دار کون ہے۔

ان حالات میں یہ سوچنا پڑتا ہے کہ احمدیوں کی پاکستان میں اس غیر محفوظ اور خطرناک پوزیشن اور مصائب کا ذمہ دار کون ہے اس کا جواب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ

اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

اس کے ذمہ وار خود احمدی لیڈر ہی ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کے قیام کی سرگرم حمایت کی اور اپنے ساتھ ڈوبنے کے لئے سکھوں کو بھی ترغیب دینے کی جسارت کی۔ اور اس سلسلہ میں جون ۱۹۴۷ء میں سول ملٹری گزٹ لاہور میں قادیان کے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم۔اے نے ایک مضمون "تقسیم شدہ پنجاب میں سکھوں کی پوزیشن" کے عنوان سے چھپوایا۔ اس مضمون کا ترجمہ احمدیوں کے سرکاری اخبار الفضل اور بعد ازاں ایک پمفلٹ "خالصہ ہوشیار باش" میں بھی چھپوا کر تقسیم کیا گیا جس میں سکھوں کو یہ دوستانہ مشورہ دیا گیا۔ کہ وہ پنجاب کو تقسیم ہونے سے روکیں کیونکہ اس طرح سکھ پنتھ بھی تقسیم ہو جائے گا۔ اور وہ کہیں کے نہ رہیں گے۔ نیز سکھوں اور مسلمانوں کے مذہبی عقائد اور اصولوں میں یکجائیت ہے، اس لئے انہیں مسلمانوں کے ساتھ مل کر پاکستان میں ہی رہنا چاہیئے اس مشورہ کا واقعات، حقائق اور دلائل سے جو جواب گورویر نواسی سردار امر سنگھ جی نے ۱۵ جون ۱۹۴۷ء کے شیر پنجاب میں دیا تھا۔ وہ اس قدر درست، زبردست اور مدلل تھا کہ تقسیم سے قبل کی برطانوی مسلم حکومت نے شیر پنجاب کو ہی دو ماہ کے لئے بند کر دینے کا حکم دے دیا کہ مبادا اس اظہار حق سے اُن قادیانیوں اچھوتوں، عیسائیوں اور دوسری اقلیتوں کی بھی آنکھیں نہ کھل جائیں۔ اور وہ پاکستان کے قیام کی مخالف ہی نہ بن جائیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ شیر پنجاب کی یہ صدائے حق اس وقت قادیانیوں پر کوئی اثر نہ کر سکی۔ اگر سکھ اس وقت اس مشورہ کو قبول کر کے کوئی غلط قدم اٹھا لیتے۔ تو اب احمدی حضرات ہی سوچیں کہ اس کا انجام کتنا خطرناک نکلتا۔ اگر پاکستانی مسلمان احمدیوں کی پاکستان کے لئے قربانیوں، ان کی مسلمانوں کی سی شکل و صورت اور ان کے مسلمانوں کے سے تمام ان کا مسلمانوں کی سی کتاب اور پیغمبر پر ایمان اور شریعت اسلامیہ پر ان کے عمل کے باوجود بھی انہیں مرتد، کافر جہنمی دجال۔ مکار۔ فریبی ہی سمجھتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ اقتصادی۔ سیاسی۔ مذہبی، معاشرتی اور شادی و غمی کے تعلقات بھی رکھنے کو تیار نہیں۔ تو وہ سکھوں سے کیونکر انصاف کر سکتے"

(ہفتہ وار شیر پنجاب ۴ جنوری ۱۹۵۵ء صفحہ ۸ جلد ۲۴ نمبر ۳۹)

غیر مسلم صحافیوں سے خطاب

ضروری شہادتیں نقل ہو چکیں۔ ہم غیر مسلم صحافیوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ دہلی کے اخبار "ریاست" نے ۱۹۴۷ء میں اپنے ایک اداریتی نوٹ میں بالکل یہی طنز کی تھی کہ احمدی آج پاکستان کی تائید کر رہے ہیں۔ مگر جب پاکستان قائم ہو گی تو دوسرے مسلمان ان کے ساتھ وہی سلوک روا رکھیں گے کہ جو افغان حکومت نے کابل میں احمدیوں کے ساتھ کیا تھا۔

اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء کو اپنی ایک پر شوکت تقریر میں مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے مطالبہ پاکستان کی معقولیت و ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کا جو جواب دیا تھا وہ آج بھی ہر احمدی کی زبان پر ہے اور رہتی دنیا تک رہے گا۔

"یعنی مسلمان مظلوم ہیں اور ہم تو بہرحال مظلوموں کا ساتھ دیں گے خواہ ہمیں تختہ دار پر بھی لٹکا دیا جائے۔" (الفضل ۲۱ مئی ۱۹۴۷ء)

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئے حبِ پیمبرم

چندہ وقف جدید کی ترسیل

جملہ سیکرٹری صاحبان مال سے التماس ہے کہ براہ مہربانی چندہ وقف جدید کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع فرمائیں اور چندہ دفتر بالغان اور چندہ دفتر اطفال کی علیحدہ علیحدہ اسم وار تفصیل دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

مرزا طاہر احمد ناظم مال وقف جدید ربوہ

دعائے مغفرت

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ جو عرصہ سے شوگر کی مریضہ تھیں۔ اور پھر دل کا عارضہ بھی لاحق ہو گیا تھا۔ دل کا دورہ پڑنے سے ۱۷ مارچ ۱۹۷۹ء بوقت ۸ بجے شام بعمر ۷۰ سال انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم میاں روشن الدین صاحب زرگر ربوہ کی لڑکی تھیں۔ نہایت رحم ک اور غرباء سے خاص طور پر شفقت رکھتی تھیں۔ سلسلے کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، پابند صوم و صلوٰۃ، نیک سیرت، خوش اخلاق اور مہمان نواز خاتون تھیں۔

مرحومہ نے دو لڑکے میاں عبدالمنان ناصر اور لطف الرحمن جاوید اور پانچ بچیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں، جن میں سے چار شادی شدہ ہیں۔

۱۸ مارچ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور سوگوار افراد سے تعزیت فرمائی اور شرف مصافحہ بخشا۔ احباب جماعت نے کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شرکت فرمائی اور تدفین میں حصہ لیا۔ موصیہ ہونے کے سبب بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ تدفین کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور ورثہ کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد خاندان اور ربوہ کے کثیر احباب نے مجھ سے اور خواتین نے میری بچیوں سے جس ہمدردی و شفقت کا اظہار کیا میں اس کے لئے سب کا شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین

عبدالسلام زرگر زعیم مجلس انصار اللہ حلقہ گول بازار ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ اور تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے ذمہ جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے۔ ...... آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا یہ مجلس (مجلس انصار اللہ) اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے۔"

اس ارشاد سے واضح ہے کہ انصار بھائی تحریک جدید سے ہمہ گیر تعاون کے لئے مکلف کئے گئے ہیں۔ ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ مقامی جماعت سے تعاون کی خاطر اپنی تمام تر استعدادوں کو بروئے کار لائیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مقابلہ مضمون نویسی کے لئے درج ذیل عنوان مقرر کیا گیا ہے:۔

صلح حدیبیہ (الفاظ ۸ ہزار تا ۱۰ ہزار الفاظ)

مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔

مقالہ نگار حضرات سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے کام شروع کر دیں۔ کتب کی لسٹ عنقریب روانہ کر دی جاوے گی۔

۲۔ خدام الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات یکم جون کو ہو رہے ہیں۔ خدام ان کے لئے بھی تیاری کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میری دادی جان محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مرزا عطاء اللہ صاحب مرحوم ۸ مارچ ۱۹۶۹ء بروز جمعرات بوقت تقریباً ۱۲ بجے رات مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر بوقت وفات تقریباً ۷۵ سال تھی۔

مرحومہ بڑی باہمت خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کو ہمیشہ نمازوں اور قرآن کریم پڑھنے کی تلقین فرماتیں۔ اپنے پیچھے چھ بیٹے اور تین بیٹیاں اور ۳۰ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار مرزا منور احمد A-7 ٹرسٹ کالونی سمن آباد۔ لاہور)

۲۔ میری سب سے بڑی بہن محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم ۱۲ فروری بروز سوموار کراچی میں رحلت فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احمدیہ ہال کراچی میں ان کی نماز جنازہ بعد نماز عصر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ اسی شام نعش بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ کیلئے روانہ ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ ۱۳ فروری بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور خاندان کے موجود افراد کی دلجوئی فرمائی۔

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے تدفین مقبرہ بہشتی میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مولانا عبدالمالک صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ ان کی ایک بیٹی جو کہ مولانا عبدالمالک صاحب کی بہو ہیں امریکہ میں ہیں وہ ان کی تجہیز و تکفین میں شامل نہ ہو سکیں۔ میں دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار لیفٹیننٹ کرنل شیخ محمد شریف بی ۲۴۳۔ علامہ اقبال ماڈل ٹاؤن ناظم آباد۔ کراچی ۳۳)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

ہماری دعا ہے کہ قائد اعظم کے پاکستان میں قائد اعظم کے اصول ہمیشہ سر بلند رہیں اور انہیں بہر طور بالا دستی حاصل رہے تا ہمارا ملک اور ہمارا یہ پیارا وطن مستحکم سے مستحکم تر ہوتا چلا جائے اور ہر جہت میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتے ہوئے اقوام عالم میں وہ بلند اور باعزت مقام حاصل کرے جو قائد اعظم اسے دلانا چاہتے تھے اور اس کا عزّ و وقار سدا بلند سے بلند تر ہوتا رہے۔ آمین

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپیہ یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(۱)	مکرم بشیر احمد صاحب کریانہ مرچنٹ گولبازار ربوہ	۱۲—۰۰
(۲)	〃 غلام نبی صاحب 〃 〃 〃 〃	۱۱—۰۰
(۳)	〃 صدیق احمد صاحب 〃 〃	۲۰—۰۰
(۴)	〃 محمد اصغر صاحب شیزان ایجنسی 〃 〃	۱۸—۰۰
(۵)	〃 ظفر احمد صاحب 〃 〃 〃 〃	۱۳—۰۰
(۶)	〃 مینجر صاحب نصرت آرٹ پریس 〃 〃	۲۵—۰۰
(۷)	〃 خواجہ محمد شریف صاحب شریف ہوٹل 〃 〃	۲۶—۰۰
(۸)	〃 راجہ محمد عبداللہ صاحب راجہ حمام 〃 〃	۱۰—۰۰
(۹)	〃 بشیر احمد صاحب زاہد کلاتھ مرچنٹ 〃 〃	۵۲—۰۰
(۱۰)	〃 چوہدری محمد حسین و عبدالحق صاحبان کریانہ مرچنٹس 〃	۲۱—۰۰
(۱۱)	〃 حمید احمد صاحب ناصر واچ ریپیرنگ گولبازار 〃	۲۱—۰۰
(۱۲)	〃 حکیم حمید احمد صاحب اختر المنار دواخانہ 〃 〃	۵۵—۰۰
(۱۳)	〃 خلیل احمد صاحب حلوائی عزیز مٹھائی ہاؤس 〃 〃	۱۲—۰۰
(۱۴)	〃 خواجہ محمد حنیف صاحب النصرت 〃 〃	۲۶—۰۰
(۱۵)	〃 بشیر احمد صاحب حبیب کلاتھ ہاؤس 〃 〃	۲۳—۰۰
(۱۶)	〃 محمد شریف صاحب میوہ فروش 〃 〃	۱۳—۰۰
(۱۷)	〃 محمد یحییٰ صاحب عوامی جنرل سٹور 〃 〃	۲۳—۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

لجنات متوجہ ہوں

۱۔ گزشتہ سال شوریٰ کے موقع پر یہ تجویز ہوا تھا کہ لجنات کی عہدیدار اپنے اپنے ضلع کے دورے کریں۔ اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ صرف سرگودھا اور گوجرانوالہ کی طرف سے دوروں کی رپورٹیں ملی ہیں۔ باقی تمام لجنات کو بھی دورے کر کے اپنی رپورٹیں جلد بھجوانی چاہئیں۔

۲۔ شوریٰ کی تجویز نمبر ۵ تھی کہ شہری لجنات میں یہ تحریک کی جائے کہ و یہ ذمہ داری اٹھائیں کہ کم از کم ایک ماہ کے لئے بطور خدمت خلق ایک لیڈی ڈاکٹر ربوہ ہسپتال کے لئے بھجوائیں۔ اس بارہ میں لجنات جلد اپنی رپورٹ بھجوائیں کہ انہوں نے کیا کوشش کی

۳۔ گزشتہ سال نمائش نہیں ہوئی تھی۔ اب اس سال انشاء اللہ سالانہ نمائش ہوگی۔ تیاری شروع کر دیں اور اس سلسلے میں خط و کتابت اور مشورے سیکرٹری صاحبہ نمائش سے کریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر جو چٹ پر درج ہوتا ہے ضرور تحریر کیا کریں۔ (مینیجر الفضل)

اپنا وطن

یہ اپنا وطن اپنا وطن اپنا وطن ہے
اسلام کا گہوارہ تمدّن کا چمن ہے
ہر سینے میں اِس مادرِ گیتی کے لئے آج
اک جوش ہے جذبہ ہے محبت ہے لگن ہے
عکاس ہے جو مہرِ محمدؐ کی ضیا کی
پھوٹی اِسی دھرتی سے وہ تابندہ کرن ہے

ایسی ہی محبت ہے ہمیں اپنے وطن سے
بلبل کو ہے جس طرح گلوں اور چمن سے
پہنچی تھی نبیؐ تک جو مہک ٹھنڈی ہوا کی
اُٹھی تھی کسی روز اِسی پیارے چمن سے
کوشاں ہیں ترقّی کے لئے اس کی سدا ہم
اخلاص سے محنت سے محبّت سے لگن سے

مسلک ہے ہمیشہ سے یہی عام ہمارا
دُنیا کے لئے امن ہے پیغام ہمارا
جو کچھ بھی گزرنی ہے گزر جائے وہ ہم پر
دِیں اپنا رہے گا مگر اِسلام ہمارا
اِنسان ہیں اک روز تو مرنا ہی ہے ہم نے
لیکن نہیں مِٹ سکتا کبھی نام ہمارا

(محمد صدّیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی)

جامعہ احمدیہ ربوہ کے سالانہ تقریری مقابلے

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ کے سالانہ تقریری مقابلے بتاریخ ۲۷-۲۸ امان (مارچ) بالترتیب اردو، انگریزی اور عربی زبان میں ہوں گے، انشاء اللہ۔ اجلاس کی کارروائی ساڑھے چار بجے سہ پہر جامعہ ہال میں شروع ہوا کرے گی۔ احباب سے گزارش ہے کہ تشریف لا کر طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ)

انصار اللہ کی پکنک

ماہِ امان / مارچ میں اپنی سہولت کے مطابق تمام مجالس پکنک منائیں گی۔ کیا آپ کی مجلس نے پروگرام مقرر کر لیا ہے؟

(قائد ذہانت و صحتِ جسمانی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اموال کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں ہمارا اپنا فائدہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۳ مارچ ۱۹۷۳ء میں فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ خدا تعالیٰ کو تو کسی مال کی ضرورت نہیں۔ وہ ہمیشہ سے غنی ہے وہ اُس دن سے غنی ہے جب اُس نے تم کو سورج کی روشنی سے فائدہ پہنچانے کے لئے پیدا کیا ....
جب تمہارا اپنا حق جب تمہارا دیا ہو جب تمہارا بخشنہار ربّ تمہارے دروازے پر آ کر تمہارے اموال کا مطالبہ کرتا ہے تو اس میں تمہارا ہی فائدہ اسے مدِّ نظر ہوتا ہے۔"

عہدیداران اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کی بروقت وصولی فرما دیں۔ کوشش کریں کہ کسی فرد کے ذمہ کوئی بقایا نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

عزیزہ سعیدہ رفیق صاحبہ اور مکرم عزیزم چوہدری محمد رفیق صاحب ورک فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ماسٹر چوہدری حسن محمد صاحب مرحوم آف کلّو سوہل کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، اقبال مند اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور نومولود کی والدہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(صوبیدار فضل قادر اٹھوال۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

درخواستِ دُعا

(۱) میری خالہ محترمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری کرم دین صاحب بھینی بانگر حال بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ عرصہ آٹھ ماہ سے بیمار ہیں اور چل پھر نہیں سکتیں۔ ان کی صحتیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(صوبیدار فضل قادر اٹھوال۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

(۲) میری بیٹی صائمہ جس کی عمر تین سال تھی پچھلے دنوں اچانک وفات پا گئی۔ باوجود کم سن ہونے کے قرآن کریم کی بعض چھوٹی چھوٹی آیات اُس نے زبانی یاد کر رکھی تھیں اور ان آیاتِ کریمہ کو بلا جھجک سُنانے میں آپ اپنی مثال تھی۔ غیر بھی اُس سے بہت پیار کرتے اور بڑے شوق سے اس سے آیات سُنتے۔ خداوندِ عالم کو بھی اُس پر بہت پیار آیا اور اُس نے اُسے اپنے پاس بُلا لیا۔ میرے والد اُس کی باتیں سُننے اکثر ربوہ سے میرے پاس سرگودہا آیا کرتے تھے۔ جب وہ کہتے صائمہ میرے ساتھ ربوہ چلو تو کہتی ناں ابّا میری امّی اداس ہو جائیں گی۔ اب اُس کی امّی سرگودہا میں ہیں اور وہ ربوہ میں ہمیشہ کی نیند سو رہی ہے۔ اِس معصوم بچّی کی جدائی ہمیں بے چین کر رہی ہے اِس لئے سب بہنوں اور بھائیوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ ہمارا ارحم الراحمین خدا جس نے اپنی مصلحتوں کے ماتحت اسے اپنے پاس بُلا لیا ہے ہماری بے چینی کو دور کرے۔ اور ہمیں اپنی جناب سے صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد عثمان خاں ایس۔ ڈی۔ او
پی۔ اے۔ ایف۔ سرگودہا)

اعلانِ تعطیل

یومِ پاکستان کی خوشی میں ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اِس لئے اُس روز الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)